بحمد اللہ علی احسانہ کہ کتاب فیض نصاب علم دین کا ملاحظہ

کتاب العقائد

جسمیں اسلامی عقائد جنکا جاننا ہر مسلمان کا اولین فرض
اور مومن کامل بننے کے لیئے ضروری ہے نہایت
صاف اور سلیس زبان میں دل نشین طریقہ پر لکھے گئے
ہیں تاکہ دیہات کے مسلمان مرد اور عورتیں اس
سے بیدریغ فائدہ اٹھا سکیں اور غیر مسلم اسلام کے
ان پاکیزہ عقائد کو دوسرے مذاہب کے عقائد سے
موازنہ کر کے اپنے دل میں جگہ دیں اور انصاف
کی ترازو میں تول کر حق کو قبول کر لیں

تصنیف لطیف

حضرت سراپا برکت مفتی ہند صدر الافاضل استاد العلماء مولانا
مولوی حکیم محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مراد آبادی مدظلہ

منجانب محکمہ تبلیغ مدرسہ عالیہ اہلسنت و جماعت مراد آباد
مدارس ملحقہ تبلیغی حلقوں کے لئے حضرت مولانا عمر نعیمی
مہتمم مدرسہ مذکور نے اپنے مطبع نعیمی مراد آباد میں چھپوا کر شائع کیا

مُبسملاً وحامداً ومُصلیاً ومُسلماً

حضرات علمائے دین کے فیض توجہ وبرکت قلم سے بفضلہ تعالیٰ زبان اُردو میں علم دین کا عُمدہ ذخیرہ موجود ہے۔ اعلیٰ حضرت مجدد ملت قدس سرہٗ کے بے مثل وبے نظیر فتاوے کے علاوہ حضرت صدر المدرسین تاج الشریعۃ مولانا الحاج الحکیم المولوی شاہ محمد امجد علی صاحب اعظمی رضوی مدظلہٗ کی کتاب بہار شریعت نہایت نفیس اور بہترین کتاب ہے جنسے ملک میں نہ صرف عوام کو بلکہ علمار کو بھی قیمتی اور قابل قدر فائدے پہنچائے ہیں لیکن بچے بچیاں اور دیہات کے رہنے والے اور اطراف ہند کے اُن علاقوں کے باشندے جہاں زبان اُردو ایک غریب مسافر کیطرح وارد ہے۔ بلیغ زبان سے کافی فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اس لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو نہایت سہل زبان میں علم دین سکھائے۔ کم استعداد، اور دیہاتی لوگ بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

الحمد للہ اس ضرورت کو ہمارے حضرت رفیع الدرجت صدر الافاضل اُستاد العلما دامت برکاتہم نے پورا فرمایا۔ علم دین کا یہ پہلا حصہ پیش نظر ہے جس سے بلندی بچے بھی پورے طور پر فائدہ اُٹھا سکتے چھوٹے چھوٹے سہل مگر دلپذیر جملوں میں اعلیٰ مضامین اور بلند مطالب کو ادا کیا ہے۔ موجودہ زمانہ کے ضروریات کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ مبلغین کے لیئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہو اور ہر ایک مسلمان پر اسکا پڑھنا لازمی۔ اس کتاب کو پڑھنے سے اسلام کی عظمت اور تعلیم اسلام کی حلاوت معلوم ہوتی ہے اور میں بہت مسرت کے ساتھ یہ گرانقدر ہدیہ اپنے ہم وطن بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ والسلام

عمر نعیمی غفرلہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۵

دُنیا کا مالک

دُنیا کی ہر چیز ادلتی بدلتی رہتی ہے اور کبھی نہ کبھی فنا ہو جائے گی۔ کسی نہ کسی وقت وہ پیدا ہوئی ہے تو ضرور ان سب چیزوں کا کوئی پیدا اور ناپید کرنیوالا ہے اسکا نام پاک اللہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا وہی تمام جہان کا بنانیوالا ہی آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سبکو اُسی نے پیدا کیا۔ وہی پالتا ہی سب اُسی کے محتاج ہیں، روزی دینا، جلانا، مارنا اُسکے اختیار میں ہی۔ وہ سبکا مالک ہی جو چاہے کرے اُسکے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا وہ ہر کمال و خوبی کا جامع اور ہر عیب و نقصان اور برائی سے پاک ہی وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اُسکے علم سے باہر نہیں، جیسے اُسکی ذات ہمیشہ سے ہی اُسکی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں جہان کی ہر چیز اُسکی پیدا کی ہوئی ہے۔ ہم سب اُسکے بندے ہیں وہ ہمپر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان، رحم فرمانیوالا۔ گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اُسکی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے اُسکے چھڑائے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت:

ذلت اسکے اختیار میں ہی جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے جو کچھ کرتا ہے حکمت ہی انصاف ہے۔ مسلمانوں کو جنت عطا فرمائیگا۔ کافر و بیر دوزخ میں عذاب کریگا اسکا ہر کام حکمت ہی ہندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اسکی نعمتیں اسکے احسان بے انتہا ہیں وہی اسکا مستحق ہی کہ اسکی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لایق نہیں۔ اللہ تعالی حی ۵ قدیر سمیع بصیر متکلم علیم مرید ہے نہ وہ کسی کا باپ بیٹا نہ اسکی کوئی بی بی نہ رشتہ دار سب سے بے نیاز

نظم

سبکا پیدا کرنیوالا۔ میرا مولا میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلے میرا مولا میرا مولا
جگ کا خالق سبکا مالک وہی باقی باقی ہالک
سچا مالک سچا آقا میرا مولا میرا مولا
سبکو وہی دیتا ہی روزی نعمت اسکی دولت اسکی
رازق داتا پالن ہار میرا مولا میرا مولا
ہم سب اسکے عاجز بندے وہی پالے وہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا میرا مولا میرا مولا
اول آخر غائب حاضر اسکو روشن اسپر ظاہر
عالم دانا واقف کل کا میرا مولا میرا مولا
عزت والا حکمت والا نعمت والا رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا میرا مولا میرا مولا
طاعت سجدہ اسکا حق ہے اسکو پوجو وہی رب ہے
اللہ اللہ اللہ اللہ میرا مولا میرا مولا

سوالات

س۔ کیا دنیا ہمیشہ سے ہے ج۔ جی نہیں۔
س۔ کیا دنیا ہمیشہ رہے گی۔ ج۔ نہیں کیونکہ یہاں کی ہر چیز کے لئے ایک عمر ہے پہلے وہ پیدا ہوتی ہی اور جبتک اسکی عمر ہے باقی رہتی ہی پھر فنا ہو جاتی ہے
س۔ دنیا کی چیزوں کا پیدا اور فنا کرنیوالا کون ہی۔ ج۔ اللہ تعالے۔

۵۔ حی: زندہ کہ نہ سوے نہ اونگھے نہ اس میں کوئی تغیر آئے (قدیر) قدرت والا جو چاہے کرے (سمیع) سننے والا (بصیر) دیکھنے والا (متکلم) کلام فرمانے والا (علیم) جاننے والا (مرید) ارادہ فرمانیوالا

س۔ وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہیگا۔
ج۔ وہ پیدا نہیں ہوا نہ فنا ہوگا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہو اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا۔ سب کو وہی پیدا کرتا ہے اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہی سب کو فنا کرتا ہے اس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔
س۔ کیا اکیلے اسی نے ساری دنیا بنا ڈالی یا اور کوئی بھی اسکے ساتھ شریک ہے
ج۔ کوئی اسکا شریک نہیں سب اسکے بندے اور اسکے پیدا کیئے ہوئے ہیں وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنیوالا ہے۔ اسکی بڑی قدرت ہے۔ کوئی ذرہ بغیر اسکے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

نبوت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت و رہنمائی کے لیئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا انکو نبی کہتے ہیں۔ انبیاء وہ بشر ہیں جنکے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی[۱] آتی ہے۔ یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔ انبیاء گناہوں سے پاک ہیں انکی عادتیں خصلتیں نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں انکا نام نسب جسم قول فعل حرکات سکنات سب اعلیٰ درجہ کے اور نفرت[۲] انگیز[۳] باتوں سے پاک ہوتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ عقل کامل عطا فرماتا ہے دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند انکی عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا انھیں اللہ تعالیٰ غیب[۴] پر مطلع فرماتا ہے وہ رات دن اللہ تعالیٰ کی اطاعت[۵] و عبادت[۶] میں مشغول رہتے ہیں اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے اور اسکا رستہ دکھاتے ہیں۔
نبوت بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کر سکتا

۱۔ وحی۔ پیغام الٰہی ۲۔ نفرت انگیز۔ نفرت پیدا کرنیوالی ۳۔ غیب۔ چھپی چیزیں جو حواس اور عقل سے نہ معلوم ہو سکیں ۴۔ طاعت۔ بندگی۔ ۵۔ عبادت۔ پرستش (پوجا)

چاہے عمر بھر روزہ دار رہے رات بھر سجدوں میں رو یا کرے تمام مال و دولت خدا کی راہ میں صدقہ کر دے اپنے آپ بھی اُسکے دین پر فدا ہو جائے مگر اس سے نبوت نہیں پا سکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔
نبی کی فرمانبرداری اور اطاعت فرض ہے۔ انبیا تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اُنکی تعظیم و توقیر فرض اور اُنکی ادنیٰ توہین یا تکذیب[۵۱] کفر ہے آدمی جبتک اُن سب کو نہ مانلے مومن نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے دربار میں انبیا علیہم السلام کی بہت عزت اور مرتبت ہے وہ اللہ کے پیارے ہیں۔
اِن انبیا میں سے جو نئی شریعت[۵۲] لائے اُنکو رسول کہتے ہیں تمام انبیا اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دُنیا میں تھے ایک آن کے لئے اُنپر موت آئی پھر زندہ ہو گئے۔ دُنیا میں سب سے پہلے آنیوالے نبی حضرت آدم علیہ السلام[۵۳] ہیں جن سے پہلے آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی قدرت کاملہ سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور علم اسمار عنایت کیا۔ ملائکہ[۵۴] کو انکے سجدہ کا حکم کیا انھیں سے انسانی نسل چلی تمام آدمی انھیں کی اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے آقا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت نبی بھیجے۔ قرآن پاک میں جنکا صریح ذکر ہے اُن کے اسماء مبارک یہ ہیں۔
حضرت آدم علیہ السلام۔ حضرت نوح علیہ السلام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ حضرت یوسف علیہ السلام۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام۔ حضرت اسحاق علیہ السلام۔ حضرت یعقوب علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام۔ حضرت ہارون علیہ السلام۔ حضرت شعیب علیہ السلام۔ حضرت لوط علیہ السلام۔ حضرت ہود علیہ السلام۔ حضرت داؤد علیہ السلام۔ حضرت سلیمان علیہ السلام۔ حضرت ایوب علیہ السلام۔ حضرت

۵۱۔ تکذیب جھٹلانا ۵۲۔ شریعت۔ راہ دین ۵۳۔ اُنپر سلام۔ ۵۴۔ ملائکہ۔ فرشتے۔

زکریا علیہ السلام حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام حضرت الیسع علیہ السلام حضرت یونس علیہ السلام حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ذوالکفل علیہ السلام حضرت صالح علیہ السلام حضرت حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انبیاء کے رتبے

انبیاء کے مراتب میں فرق ہے بعضوں کے رتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں سب سے بڑا رتبہ ہمارے آقا مولیٰ حضور سید الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے حضور خاتم النبیین ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور پر ختم فرما دیا حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی جو شخص حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے تمام انبیاء کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور کی ذات عالی میں جمع فرما دیئے اور حضور کے خاص کمالات بہت زائد ہیں حضور اللہ کے محبوب ہیں خدا کی راہ انبیاء ہی کے ذریعہ سے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دارومدار انھیں کی فرمانبرداری پر ہے

سوالات

س۔ کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں۔

ج۔ نہیں نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور انمیں سے بھی فقط مرد کوئی عورت نبی نہیں ہوئی

س۔ کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے۔

ج۔ وحی نبوت غیر نبی کے پاس نہیں آتی جو اسکا قائل ہو وہ کافر ہے۔

س۔ کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے۔

ج۔ ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور کوئی نہیں۔

س۔ معصوم کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ جو اللہ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اسکا گناہ کرنا ناممکن ہو۔

س۔ کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں۔

ج۔ انبیاء اور فرشتوں کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا اولیاء کو اللہ تعالےٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں

س۔ علم اسماء کس کو کہتے ہیں۔

ج۔ اللہ تعالےٰ نے جو حضرت آدم علیہ السّلام کو ہر چیز اور اس کے ناموں کا علم عطا کیا اس کو علم اسماء کہتے ہیں۔

س۔ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السّلام کو کیسا سجدہ کیا تھا۔

ج۔ یہ سجدۂ تعظیمی تھا جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی کبھی خدا کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔

معجزات

وہ عجیب و غریب کام جو عادۃً ناممکن ہوں جیسے مردوں کو زندہ کرنا۔ اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دینا۔ انگلیوں سے چشمے جاری کرنا ایسی باتیں اگر نبوت کا دعوےٰ کرنیوالے سے اسکی تائید میں ظاہر ہوں انکو معجزہ کہتے ہیں معجزات انبیاء سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ انکی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے کہ جس کے ہاتھ سے قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز و حیران ہیں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضدی دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا قدرت اسکی تائید نہیں فرماتی۔ ہمارے حضور سید انبیاء صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم[۱] کے معجزات بہت زیادہ ہیں

[۱] صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ اللہ تعالےٰ کی ان پر رحمتیں اور سلام

انمیں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔ حضور رات کے تھوڑے حصّہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء کی امامت فرمائی بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ کے قربؔ کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا خداوند عالم کا جمال پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا کلام الٰہی سنا۔ آسمان و زمین کے تمام ملک ملاحظہؔ فرمائے جنتوں کی سیر کی۔ دوزخ کا معائنہؔ فرمایا مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک راہ میں جو قافلے ملے تھے صبح کو اُنکے حالات بیان فرمائے۔

قرآن شریف کا بیان

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اُسنے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اُتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا چاہے تمام دنیا کے لوگ ملجائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری جیسے اُس سے پہلے توریت حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر۔ زبور حضرت داؤد علیہ السّلام پر۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور دوسری کتابیں اور نبیوں پر اُتاری تھیں۔ وہ سب کتابیں برحق ہیں ہمارا اُن سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانہ کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا اب وہ اصلی نہیں ملتیں۔ قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ خود نگہبان ہے اس لئے وہ جیسا اُترا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہیگا سارا زمانہ چاہے تو بھی اُسمیں ایک حرف کا فرق نہیں آ سکتا۔

سوالات

س۔ دُنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے۔ ج۔ آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے

ؔ۔ قرب۔ نزدیکی ؔ۔ ملاحظہ دیکھنا ؔ۔ معائنہ۔ دیکھنا ؔ سید انبیاء۔ نبیوں کے سردار۔

س۔ خدا کی کتاب۔ ج۔ جی ہے۔
س۔ کونسی۔ ج۔ قرآن شریف۔
س۔ اس میں کیا بیان ہے۔ ج۔ اس میں سارے علم ہیں۔
س۔ وہ کتاب کس لئے آئی۔ ج۔ بندوں کی رہنمائی کے لئے۔ تاکہ بندے اللہ اور اس کے رسول کو جانیں اور اُن کی مرضی کے کام کریں۔
س۔ قرآن شریف کس پر اترا۔ ج۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر۔
س۔ کب اترا۔ ج۔ اب سے تیرہ سو برس پہلے۔
س۔ کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالےٰ نے کوئی اور کتاب بھی اُتاری۔
ج۔ جی ہاں۔
س۔ کون کونسی۔ ج۔ سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں۔ مشہور کتابیں یہ ہیں۔ توریت۔ انجیل۔ زبور۔
س۔ کیا صحیح توریت اور صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہے۔
ج۔ جی نہیں۔
س۔ کیوں۔
ج۔ عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کر دیا
س۔ کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے۔ ج۔ جی ہاں قرآن شریف ہر جگہ صحیح ہی ملتا ہے
س۔ کیا وہ نہیں بدلا۔
ج۔ جی وہ نہیں بدل سکتا۔ اُس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہو سکتا۔
س۔ کیوں۔ ج۔ جی اس لئے کہ اُسکا نگہبان اللہ ہے۔
س۔ قرآن شریف کہاں ملتا ہے۔ ج۔ ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمانوں کے بچّہ بچّہ کو یاد ہے۔
س۔ تم نے کیسے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔

ج۔ جیسے خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرح کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی اس سے ہم نے جانا کہ وہ خدا کی کتاب ہے۔ آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی بنا سکتا۔

س۔ کیا ہندوؤں کے پاس کوئی خدا کی کتاب ہے۔ ج۔ نہیں۔

س۔ وید کیا ہے۔ ج۔ پرانے زمانہ کے شاعروں کی نظمیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اللہ کے ایماندار۔ مکرم بندے ہیں جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے اور جو اسکا حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں انکے جسم نورانی ہیں اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ہر وقت اللہ کی عبادت میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں یہ قدرت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں وہ جدا جدا گانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعضے جنت پر بعضے دوزخ پر بعضے آدمیوں کے عمل لکھنے پر۔ بعضے روزی پہنچانے پر۔ بعضے پانی برسانے پر بعضے ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے پر بعضے آدمیوں کی حفاظت پر بعضے روح قبض کرنے پر بعضے قبر میں سوال کرنے پر بعضے عذاب پر بعضے رسول علیہ السلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام پہنچانے پر۔ بعضے انبیاء کے پاس وحی لانے پر۔ ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی ملکر بھی نہیں کر سکتے۔ انمیں چار فرشتے بہت فضیلت رکھتے ہیں۔ حضرت جبرئیل حضرت میکائیل حضرت اسرافیل حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

سوالات

س۔ کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں۔

ج۔ ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ انبیاء انھیں ملاحظہ فرماتے ہیں ان سے کلام ہوتا ہے قبروں میں مردے بھی

فرشتوں کو دیکھتی ہیں اور بھی جسے اللہ چاہے دیکھ سکتا ہے۔
س۔ ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عمر بھر اُسکے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی
ج۔ نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور وہ بھی علیحدہ ہیں اور کئی علیحدہ
س۔ کل فرشتے کتنے ہیں۔ ج۔ بہت ہیں ہمیں اُنکی تعداد معلوم نہیں

تقدیر

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں نیکی بدی وہ سب اللہ کے علم ازلی کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ کے علم میں ہے اور اُسکے پاس لکھا ہوا

سوالات

س۔ کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے ج۔ نہیں بندے کو اللہ تعالےٰ نے نیکی و بدی کرنے پر اختیار دیا ہے وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔

موت اور قبر کا بیان

ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ اُس سے گھٹے نہ بڑھے جب وہ عمر پوری ہو جاتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام اُس کی جان نکال لیتے ہیں۔ موت کے وقت مرنے والے کے داہنے بائیں جہانتک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں مسلمان کے پاس رحمت کے۔ کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزت کے ساتھ لیجاتے ہیں۔ کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے حقارت کے ساتھ۔ روحوں کے رہنے کے لئے مقامات مقرر ہیں نیکوں کے علیحدہ بدوں کے علیحدہ مگر وہ کہیں ہوں جسم سے اُنکو تعلق باقی رہتا ہے اُسکی ایذا سے اُنکو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر آنے والے کو دیکھتے ہیں اُسکی آواز سنتے

ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جا کر پھر نہیں پیدا ہوتی یہ جاہلانہ خیال ہے اسی کو آواگون کہتے ہیں۔ موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہو جائے لیکن جدا ہو کر وہ فنا نہیں ہو جاتی۔ دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے جب دفن کرنیوالے دفن کر کے واپس ہو جاتے ہیں تو مردہ انکے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے بعد دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں انکی صورتیں ڈراؤنی آنکھیں نیلی کالی۔ ایک کا نام منکر دوسرے کا نام نکیر ہے وہ مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔

(۱) تیرا رب کون ہے (۲) تیرا دین کیا ہے (۳) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا تھا مسلمان جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دیگا پھر اسکی قبر فراخ اور روشن کر دیجاتی ہے آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اسکے لئے جنتی فرش بچھاؤ جنتی لباس پہناؤ جنت کی طرف دروازے کھولو۔ دروازے کھولدیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ اب تو آرام کر۔ کافر ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا اور ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا آسمان سے ندا کرنیوالا ندا کرتا ہے کہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھاؤ آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھولدو اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے پھر اسپر فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

سوالات

س۔ آواگون کو کون لوگ مانتے ہیں۔ ج۔ ہندو۔

س۔ کیا قبر ہر مردے کو دباتی ہے۔ ج۔ انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم مستثنیٰ ہیں انکے سوا مسلمانوں کو بھی قبر دباتی ہے اور کافروں کو بھی لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچہ کو سینہ سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی سے یہانتک کہ اسکی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔

س۔ کیا کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا۔

ج۔ ہاں جن کو حدیث میں مستثنیٰ کیا گیا ہے جیسے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور جمعہ اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔

س۔ قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی۔

ج۔ کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعضے مسلمان گنہگار پر بھی کبھی عذاب ہوتا ہے مسلمانوں کے صدقات۔ دعا۔ تلاوت قرآن اور دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اُس میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اُس عذاب کو اٹھا دیتا ہے بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے

س۔ جو مردے دفن نہیں کئے جاتے اُن سے بھی سوال ہوتا ہے۔

ج۔ ہاں۔ وہ خواہ دفن کیا جائے یا نہ کیا جائے یا اُسے کوئی جانور کھا جائے ہر حال میں اُس سے سوال ہوتا ہے اور اگر قابل عذاب ہے تو عذاب بھی۔

حشر کا بیان

جیسے ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے اُس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے اُسکے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائے گی۔ زمین آسمان آدمی جانور کوئی بھی باقی نہ رہیگا۔ اسکو قیامت کہتے ہیں جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت موت کے

سکرات نزع کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں ایسی ہی قیامت سے پہلے علامات ہیں

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے آنے سے پہلے دنیا سے علم اٹھ جائیگا عالم باقی نہ رہیں گے۔ جہالت پھیل جائیگی۔ بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائیگی۔ بڑے دجال کے سوا تیس دجال اور ہونگے ہر ایک انمیں سے نبوت کا دعوی کریگا۔ باوجودیکہ حضور پر نور سید انبیا محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی۔ ان میں سے بعضے دجال تو گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب اسود عنسی مرزا علی محمد باب مرزا علی حسین بہاء اللہ مرزا غلام احمد قادیانی بعضے اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہونگے۔ مال کی کثرت ہوگی عرب میں کھیتی باغ نہریں ہو جائیں گی دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا وقت بہت جلد گزریگا۔ زکوٰۃ دینا لوگونکو دشوار ہوگا۔ علم کو لوگ دنیا کے لئے پڑھیں گے۔ مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہوگی۔ شراب نوشی عام ہو جائیگی۔ نااہل سردار بنائے جائیں گے۔ نہر فرات سے سونیکا خزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے دفینے اگل دے گی امامت غنیمت سمجھی جائیگی۔ مسجدونمیں شور مچیں گے فاسق سرداری کریں گے فتنہ انگیزوں کی عزت کیجائیگی۔ گانے بجانیکی کثرت ہوگی پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے۔ درندے کلام کریں گے۔ کوڑے کی نوک اور جوتیکا تسمہ باتیں کریں گے۔ دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج نکلینگے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہونگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہوجائیگا

سوالات

س۔ دجال کس کو کہتے ہیں اس کے نکلنے کا حال بیان فرمایئے۔

ج۔ دجال مسیح کذاب کا نام ہے اس کی ایک آنکھ ہوگی وہ کانا ہوگا اور اسکی پیشانی پر

ایک مرزا علی محمد باب۔ دو مرزا علی حسین بہاء اللہ۔ تین مرزا غلام احمد قادیانی۔ چار مقتدا ... پانچ نزول ... چھ آفتاب سورج۔ سات مغرب پچھم۔ آٹھ طلوع۔ نو سورج کا نکلنا۔

لف یعنی کافر لکھا ہوگا ہر مسلمان اُس کو پڑھیگا کافر کو نظر نہ آئیگا وہ چالیس
دن میں تمام زمین میں پھریگا مگر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں داخل نہو سکیگا
اِن چالیس دن میں پہلا دن ایک سال کی برابر ہوگا دوسرا ایک مہینہ کی
برابر تیسرا ایک ہفتہ کی برابر اور باقی دن معمولی دنوں کی برابر ہونگے۔ دجّال
خدائیکا دعویٰ کریگا اور اسکے ساتھ ایک باغ اور ایک آگ ہوگی جسکا نام وہ
جنت و دوزخ رکھیگا جو اسپر ایمان لائیگا اُسکو وہ اپنی جنت میں ڈالیگا جو حقیقت
میں آگ ہوگی اور جو اسکا انکار کریگا اُس کو وہ اپنی جہنم میں داخل کریگا جو واقع میں
آسائش کی جگہ ہوگی۔ بہت سے عجائب دکھائیگا۔ زمین سے سبزہ اُگائیگا آسمان
سے مینہ برسائیگا مُردے زندہ کریگا۔ ایک مومن صالح اُسکی طرف متوجہ ہونگے
اور اُن سے دجال کے سپاہی کہیں گے کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں لاتے
وہ فرمائیں گے میرے رب کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں پھر وہ انکو پکڑ کر دجال
کے پاس لیجائیں گے یہ دجال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو یہ وہی دجال ہے
جسکا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ دجال کے حکم سے انکو زدو
کوب کیا جائیگا پھر دجال کہیگا کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے وہ فرمائیں گے
تو مسیح کذاب ہے، دجال کے حکم سے اُنکا جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کے
دو حصے کر دیا جائیگا اور اِن دونوں حصّوں کے درمیان دجال چلیگا پھر کہیگا
اُٹھ تو وہ تندرست ہو کر اُٹھ کھڑے ہونگے تب اُن سے دجال کہیگا کیا تم مجھ پر ایمان لاتے
ہو وہ فرمائیں گے میری بصیرت اور زیادہ ہوگئی اے لوگو یہ دجال اب
میرے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کر سکتا۔ پھر دجال انھیں پکڑ کر ذبح کرنا
چاہیگا اور اسپر قادر نہو سکیگا پھر اُنکے دست و پا پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالیگا لوگ
گمان کریں گے کہ انکو آگ میں ڈالا مگر در حقیقت وہ آسائش کی جگہ ہوں گے۔

س۔ دابۃ الارض کیا چیز ہے۔

ج۔ دابۃ الارض ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے ظاہر ہو کر تمام شہروں میں نہایت جلد پھریگا فصاحت کیساتھ کلام کریگا ہر شخص پر ایک نشانی لگائیگا۔ ایمانداروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے ایک نورانی خط کھینچیگا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے کالی مُہر کریگا۔

س۔ یاجوج ماجوج کون ہیں۔

ج۔ یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں انکی تعداد بہت زیادہ ہے وہ زمین میں فساد کرتے تھے۔ ایام ربیع میں نکلتے تھے سبزہ ذرا نہ چھوڑتے تھے سب کھا جاتے تھے اور خشک چیزوں کو لاد لیجاتے تھے۔ آدمیوں کو کھا لیتے تھے جنگل کے درندوں اور وحشی جانوروں، سانپوں بچھوؤں کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے آہنی دیوار کھینچکر انکی آمد بند کردی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب آپ دجال کو قتل کر کے بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور پر لیجاویں گے اسوقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد اٹھائیں گے قتل و غارت کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک کریگا۔

س۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ حال بیان فرمائیے

ج۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے حسنی سید ہونگے جب دنیا میں کفر پھیل جائیگا اور اسلام حرمین شریف کی طرف سمٹ جائیگا۔ اولیاء و ابدال وہاں کو ہجرت کر جائیں گے ماہ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہونگے وہاں اولیا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے

آپ انکار فرمائیں گے غیب سے ندا آئے گی هٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں انکا حکم سنو اور اطاعت کرو لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لیکر شام کو تشریف لیجائینگے آپکا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔ زمین عدل و انصاف سے بھر جائے گی۔

س۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے۔

ج۔ جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکیگا اور وہ ملعون تمام دُنیا میں پھر کر ملک شام میں جائیگا اسوقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر شریعت محمدیہ کے حاکم اور امام عادل و مجدد ملت ہوکر نزول فرمائیں گے آپکی نظر جہانتک جائیگی وہانتک آپکی خوشبو پہنچے گی اور آپکی خوشبو سے دجال پگھلنے لگیگا اور بھاگیگا۔ آپ دجال کو بیت المقدس کے قریب مقام لُدّ میں قتل کریں گے۔ آپکا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا مال کی کثرت ہوگی زمین اپنے خزانے نکالکر باہر کرے گی لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی یہودیت نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ مٹا ڈالیں گے۔ آپ کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا اسلام۔ تمام کافر ایمان لے آئیں گے اور ساری دُنیا اہل سُنت ہوگی۔ امن و امان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے بچے سانپوں سے کھیلیں گے بغض و حسد کا نام و نشان نہ رہیگا جسوقت آپکا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہوتی ہوگی۔ آپکو دیکھ کر امام آپ سے درخواست کریں گے۔ آپ انھیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سید انبیاء صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی شان و صفت اور آپ کی اُمت کی عزت و کرامت دیکھ کر اُمت محمدیؐ میں داخل ہونیکی دُعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی

ل ندا - آواز
ع اطاعت - فرمانبرداری
عه امام - پیشوا
عه عادل - انصاف

دعا قبول کی اور آپ کو وہ بقا عطا فرمائی کہ آخر زمانہ میں امّت محمدیہ کے امام ہوکر نزول فرمائیں گے آپ نزول کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے نکاح کرینگے پھر وفات پاکر حضور سید انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں مدفون ہوں گے
س۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور دروازہ توبہ کے بند ہونیکی کیفیت بیان فرمائیے
ج۔ روزانہ آفتاب بارگاہ الٰہی میں سجدہ کرکے اذن[۵۱] چاہتا ہے اذن ہوتا ہے تب طلوع کرتا ہے۔ قریب قیامت جب دابۃ الارض نکلیگا حسب معمول آفتاب سجدہ کرکے طلوع کی اجازت چاہیگا۔ اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جانب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور نصف آسمان تک آکر لوٹ جائیگا اور جانب[۵۲] مغرب غروب کریگا۔ اسکے بعد روزانہ بدستور سابق مشرق سے طلوع کیا کریگا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہوگا۔
س۔ قیامت کب قائم ہوگی۔
ج۔ اسکا علم تو خدا کو ہے۔ ہمیں اسقدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ہوچکیں گی اور روئے زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ رہیگا تب حضرت اسرافیل علیہ السلام بحکم الٰہی صور پھونکیں گے۔ اسکی آواز اول اول تو بہت نرم ہوگی اور دمبدم بلند ہوتی جائیگی لوگ اسکو سنیں گے اور بیہوش ہوکر گر پڑیں گے مرجائیں گے۔ زمین و آسمان اور تمام جہان فنا ہوجائیگا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہیگا حضرت اسرافیل کو زندہ کریگا اور دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دیگا۔ صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہوجائیگا۔ مردے قبروں سے اٹھیں گے نامہ اعمال انکے ہاتھوں میں دیکر محشر میں لائے جائیں گے وہاں جزا و حساب کے لئے منتظر کھڑے ہونگے آفتاب نہایت تیزی پر اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہوگا۔ شدت

۵۱۔ اذن: اجازت۔ ۵۲۔ جانب: طرف۔

گرمی سے بھیجے کھولتے ہونگے کثرت سے پسینہ آیگا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے گلے تک کسی کے منھ تک مثل لگام کے۔ ہر شخص کے حسب حال واعمال ہوگا۔ پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار ہوگا۔ اس حالت میں طویل عرصہ گزرجائیگا۔ پچاس ہزار برس کا تو وہ دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا گزرجائیگا لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔ تمام انبیا کے پاس حاضری ہوگی لیکن کاربراری نہوگی آخر میں حضور پرنور سید انبیا، رحمت عالم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائیں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے انا لھا میں اس کے لئے موجود ہوں یہ فرماکر حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام بارگاہ الہٰی میں سجدہ کریں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا یامحمد ارفع رأسک قل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سجدہ سے سر اٹھایئے بات کہیے سنی جائیگی مانگیے عطا کی جائیگی۔ شفاعت کیجیے قبول کیجائے گی۔

حضور کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کے لئے ہے جو شدت ہول اور طول وخوف سے فریاد کررہے ہونگے اور یہ چاہتے ہونگے کہ حساب فرماکر انکے حق میں حکم دیدیا جائے۔ اب حساب شروع ہوگا میزان عمل میں اعمال تولے جائیں گے اعمال نامے ہاتھوں میں ہونگے اپنے ہی ہاتھ پاؤں بدن کے اعضا، اپنے خلاف گواہیاں دیں گے زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ عجب پریشانی کا وقت ہوگا کوئی یار نہ غمگسار نہ بیٹا باپ کے کام آسکے نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پرسش ہے زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے نہ گناہ سے بچ سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں لاسکتے ہیں اس بیکسی کے وقت میں دستگیر بیکساں حضور پرنور محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئیں گے

طول
زمانہ
عرصہ
زمانہ
طول وخوف وتنگی
ترازو
میزان
ترازو
ہاتھ پاؤں
وارے

اور اپنے نیاز مندوں اور امیدواروں کی شفاعت فرمائیں گے۔
حضور کی شفاعتیں کئی طرح کی ہونگی بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب
داخل جنت ہونگے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہونگے حضور کی شفاعت سے
دخول دوزخ سے بچیں گے اور جو گناہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہونگے وہ حضور
کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ اہل جنت بھی آپ کی شفاعت
سے فیض پائیں گے۔ اُنکے درجات بلند کیئے جائیں گے باقی انبیاء و مرسلین
صحابہ شہداء علماء اولیاء اپنے متوسلین کی شفاعت کریں گے لوگ علماء کو اپنی تعلقات
یاد دلائیں گے۔ اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کے لئے پانی لاکر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد
دلاکر شفاعت کی درخواست کریگا اور وہ اُسکی شفاعت کریں گے۔

س۔ محشر کے اہوال آفتاب کی نزدیکی سے بھیجے کھولنے۔ بدبودار پسینوں کی تکالیف
اور ان مصیبتوں میں ہزارہا برس کی مدت تک مبتلا اور سرگرداں رہنے کا جو بیان
فرمایا یہ سب کے لیئے ہے یا اللہ تعالےٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں۔

ج۔ ان اہوال میں سے کچھ بھی انبیاء و اولیاء و صلحاء کو نہ پہنچے گا وہ اللہ تعالیٰ کے کرم
سے ان سب آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہونگے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا
دن جسمیں نہ ایک لقمہ کھانیکو میسر ہوگا نہ ایک قطرہ پینے کو نہ ایک جھونکا ہوا کا۔ اوپر سے
آفتاب کی گرمی بھون رہی ہوگی نیچے زمین کی طپش اندر سے بھوک کی آگ لگی ہوگی پیاس سے
گردنیں ٹوٹی جاتی ہونگی سالہا سال کی مدت کھڑے کھڑے بدن کیسا تھکا ہوا ہوگا
شدت خوف سے دل پھٹے جاتے ہونگے انتظار میں آنکھیں اٹھی ہونگی بدن کا پرزہ پرزہ لرزتا
کانپتا ہوگا۔ وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس کے خاص بندوں کے لیئے ایک فرض
نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ والحمد للہ رب العالمین ۞

حساب کا بیان

حساب حق ہے بندوں کے اعمال کا حساب ہوگا میزان قائم کیجائیگی۔ عمل تولے

جائیں گے۔ نیک بھی بد بھی قول بھی فعل بھی کافر کے بھی مومنوں کے بھی اور بعضے اللہ کے
بندے ایسے بھی ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے ہر شخص کو اسکا نامۂ اعمال
دیا جائیگا جو فرشتوں نے لکھا تھا نیکوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہونگے اور بدوں کے بائیں میں

صراط

جہنم کے اوپر ایک پل ہے اسکو صراط کہتے ہیں وہ بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے
سب کو اسپر گزرنا ہوگا جنت کا یہی رستہ ہے اس پل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت
جداگانہ ہوگی جس درجہ کا شخص ہوگا اسکے لئے ایسی ہی آسانی یا دشواری ہوگی۔ بعضے
تو یوں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوند گئی۔ ابھی ادہر تھے ابھی ادھر پہنچے بعضے ہوا کی طرح
بعضے تیز گھوڑے کیطرح بعضے آہستہ آہستہ بعضے گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے
اور بعضے جہنم میں گر جائیں گے کفار کے لئے بڑی حسرت کا وقت ہوگا جب وہ پل سے
گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایماندار ونکو دیکھیں گے کہ وہ اسی
پل پر بجلی کیطرح گزر گئے یا تیز ہوا کیطرح اڑ گئے یا سریع السیر گھوڑے کیطرح دوڑ گئے

حوض کوثر

یہ ایک حوض ہے جسکی تہ مشک کی ہے۔ یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے دونوں
کنارے سونے کے ہیں اور انپر موتیوں کے قبے نصب ہیں اسکے برتن (کوزے)
آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ
شیریں مشک سے زیادہ خوشبودار جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
نے یہ حوض اپنے حبیب اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے حضور اس سے
اپنی امت کو سیراب فرمائیں گے۔ اللہ تعالے ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین

سوالات

س۔ حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے ج۔ مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں
س۔ کیا سب مسلمان جنت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں اور یہ دونوں

جنت و دوزخ میں کتنے عرصہ رہیں گے۔

ج۔ نیک مسلمان اور وہ گناہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بخشدے وہ سب کے سب جنت میں رہیں گے اور بعض گناہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ خدا چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہکر آخرکار نجات پائیں گے پھر انھیں بھی جنت ملے گی اور اہل جنت ہمیشہ جنت میں رہیں گے کبھی وہاں سے نکالے نہ جائیں گے اور کافر سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے

س۔ کیا جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی۔

ج۔ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں۔

جنت کا بیان

اللہ تعالےٰ نے اس دنیا کے سوا دو اور عظیم الشان دار پیدا کیے ہیں ایک دار النعیم اسکا نام جنت ہے ایک دار العذاب جس کو دوزخ کہتے ہیں۔

جنت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایماندار بندوں کے لیے انواع و اقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں جن تک آدمی کا وہم و خیال نہیں پہنچتا نہ ایسی نعمتیں کبھی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی دل میں انکا خطرہ ہوا انکا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں انکی قدر معلوم ہوگی جنت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اس میں سو درجے ہیں ہر درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان۔

اگر تمام جہان ایک درجہ میں جمع ہو تو ایک درجہ سب کے لئے کفایت کرے دروازے اتنے وسیع کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔ جنت میں صاف شفاف چمکدار سفید موتی کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں انمیں رنگا رنگ عجیب و غریب نفیس فرش ہیں انپر یاقوت سرخ کے منبر

ہیں شہد و شراب کی نہریں جاری ہیں۔ انکے کنارو نپر مرصع تخت بچھے ہیں پاکیزہ صورت و لباس والے غلمان و خدام کے انبوہ ہیں جو ہر وقت خدمت کے لیئے تیار رہیں نیک خو خوبرو حسین جمیل حوریں جنکے حسن کی چمک دنیا میں ظاہر ہو تو اسکے مقابل آفتاب کا نور پھیکا پڑجائے ان نازنینوں کے بدن غایت خوبی سے ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا وہ یاقوت و مرجان کے بنے ہوئے ہیں جب وہ ناز کے ساتھ خراماں ہوتی ہیں تو ہزار ہا نوکر خدام انکے آنچل اٹھائے چلتے ہیں انکے ریشمی لباس کی چمک دمک نگاہوں کو جھپکاتی اور دیکھنے والونکو متحیر بناتی ہے مروارید و مرجان کے مرصع تاج انکے زیب سر ہیں انکا رنگ ڈھنگ انکے ناز و ادا انکے جواہرات کو شرمادینے والے صاف چمکدار اور عطر بیز بدن اہل جنت کے لیئے کیسے فرحت انگیز ہیں جن سے پہلے کسی انس و جن نے ان حوروں کو چھوا تک نہیں پھر یہ حسن دلکش دنیا کے حسن کی طرح خطرہ میں نہیں کہ جوانیکا رنگ روپ بڑھاپے میں رخصت ہوجائے وہاں بڑھاپا ہے نہ اور کوئی زوال و نقصان جنت کے چمنستانوں کے درمیان یاقوت کے قصور والوان بنائے گئے ہیں ان میں یہ حوریں جلوہ گر ہیں۔ موتی کی طرح چمکتے خادم ان کے اور جنتیوں کے پاس بہشتی نعمتوں کے جام اور ساغر لیئے دورے کررہے ہیں پروردگار کریم کی طرف سے دم بدم انواع و اقسام کے تحفے اور ہدیئے پہنچتے ہیں دائمی زندگی عیش مدام عطا کیا۔ ہر خواہش بے درنگ پوری ہوتی ہے دل میں جس چیز کا خیال آیا۔ وہ فوراً حاضر کسی قسم کا خوف و غم نہیں ہر ساعت ہر آن نعمتوں میں ہیں جنتی نفیس و لذیذ غذائیں لطیف میوے کھاتے ہیں بہشتی نہروں سے دودھ۔ شراب۔ شہد وغیرہ پیتے ہیں ان نہروں کی زمین چاندی کی سنگریزے جواہرات کے مٹی مشک ناب کی سبزہ زعفران کا ہے۔ ان نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جن سے آفتاب شرمائے۔ ایک منادی

اہل جنت کو ندا کریگا اے بہشت والو تمہارے لئے صحت ہے کبھی بیمار نہو گے
تمہارے لئے حیات ہے کبھی نہ مروگے۔ تمہارے لئے جوانی ہے بوڑھے نہو گے۔ تمہارے
لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہو گے۔ تمام نعمتوں سے بڑھکر سب سے پیاری دولت حضرت
رب العزت جل جلالہ کا دیدار ہے جس سے اہل جنت کی آنکھیں بہرہ یاب
ہوتی رہیں گی اللہ تعالیٰ ہمیں بھی میسّر فرمائے آمین

دوزخ کا بیان

قیامت کی مصیبتیں جھیلکر ابھی لوگ اسکی تحریب و دہشت میں ہونگے اور اچانک
انکو اندھیریاں گھیر لیں گی اور لپیٹ مارنیوالی آگ اُنپر چھاجائیگی اور اُس کے
غیظ و غضب کی آواز سُننے میں آئیگی اُسوقت بدکاروں کو عذاب کا یقین ہوگا
اور لوگ گھٹنوں کے بل گرپڑیں گے اور فرشتے ندا کریں گے کہاں ہے فلاں فلاں کا
بیٹا جسنے دُنیا میں لمبی اُمیدیں باندھ کر اپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا
اب یہ ملائکہ ان لوگوں کو آہنی گرزوں سے ہنکاتے دوزخ میں لیجائیں
گے یہ ایک دار ہے جو ظالموں سرکشوں کے عذاب کے لیے بنایا گیا ہے
اسمیں گُپ اندھیری اور تیز آگ ہے کافر اسمیں ہمیشہ قید رکھے جائیں گے او
آگ کی تیزی دم بدم زیادتی کرے گی پینے کو انھیں گرم پانی ملے گا اور
اسقدر گرم کہ جس سے منھ پھٹ جائے اور اوپر کا ہونٹ سُکڑ کر آدھے
سر تک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کر لٹک آئے۔ اُنکی قرارگاہ جحیم ہے ملائک انکو
ماریں گے اُنکی آرزو ہوگی کہ وہ کسی طرح ہلاک ہوجائیں اور اُنکی رہائی
کی کوئی صورت نہوگی قدم پیشانیوں سے ملاکر باندھ دیئے جائیں گے گناہوں
کی سیاہی سے منھ کالے ہوں گے جہنم کے اطراف و جوانب شور مچاتے اور
فریاد کرتے ہونگے کہ اے مالک عذاب کا وعدہ ہمپر پورا ہوچکا اے مالک

لوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کر دیا اے مالک ہمارے بدن کی کھالیں جل گئیں اے مالک ہمکو اس دوزخ سے نکال ہم پھر ایسی نافرمانی نہ کریں گے فرشتے کہیں گے دور ہو اب امن نہیں اور اس ذلت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہو اور ہم سے بات نہ کہو اس وقت ان کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور دُنیا میں جو کچھ سرکشی وہ کر چکے ہیں اسپر افسوس کریں گے لیکن اس وقت عذر و ندامت کچھ نہ کام آئے گا اور افسوس کچھ فائدہ نہ دیگا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں باندھکر ہیروں کے بل آگ میں دھکیل دیے جائیں گے اُنکے اوپر بھی آگ ہوگی نیچے بھی آگ دہنے بھی آگ بائیں بھی آگ۔ آگ کے سمندر میں ڈوبے ہونگے۔ کھانا آگ اور پینا آگ پہنا وا آگ اور بچھونا آگ ہر طرح آگ ہی آگ اسپر گرز کی مار اور بھاری بیڑیوں کا بوجھ آگ انھیں اسطرح کھولائے گی جسطرح ہانڈیاں کھولتی ہیں وہ شور مچائیں گے اُنکے سر و منہ سے کھولتا پانی ڈالا جائیگا جس سے اُنکے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی لوہے کے گرز مارے جائیں گے جس سے پیشانیاں ترخ جائیں گی۔ مونہوں سے پیپ جاری ہوگی پیاس سے جگر کٹ جائیں گے آنکھوں کے ڈیلے بہکر رخساروں پر آپڑیں گے رخساروں کے گوشت گر جائیں گے ہاتھ پاؤں کے بال اور کھال گر جائیں گے اور جب ایک کھال جل جائیگی دوسری بدل دی جائیگی۔ موت کی آرزو کریں گے اور نہ مریں گے۔ چہرے جل بھنکر سیاہ کالے کوئلے ہو جائیں گے آنکھیں اندھی اور زبانیں گونگی ہو جائیں گی پیٹھ ٹیڑھی ہو جائیگی ناکیں اور کان کٹ جائیں گے کھال پارہ پارہ ہو جائے گی ہاتھ گردن سے ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے۔ آگ پر منھ کے بل چلائے جائیں گے اور

لوہے کے کانٹو پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے آگ کی لپٹ بدن کے اندر سرایت کر جائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے ڈستے کاٹتے ہونگے۔ یہ مختصر حال ہے جو باجمال ذکر کیا گیا۔ حدیث شریف میں ہے دوزخ میں ستّر ہزار وادی ہیں ہر وادی میں ستّر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر گھاٹی میں ستّر ہزار اژدہے اور ستّر ہزار بچھو ہیں ہر کافر و منافق کو ان گھاٹیوں اور وادیوں میں پہنچنا ضرور حضور علیہ الصّلاۃ والسّلام نے فرمایا جُبّ حزن سے پناہ مانگو صحابہ نے عرض کیا جب حزن کیا چیز ہے فرمایا جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستّر ہزار بار پناہ مانگتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے غضب و عذاب سے پناہ دے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو و کرم سے بخشے آمین۔ جب تمام جنتی جنت میں پہنچ لیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے اُس وقت جنّت و دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائیگی اور تمام بہشتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کر دیجائیگی اور فرما دیا جائیگا کہ اے اہل جنت تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اسکی نعمتیں اور اے اہل دوزخ تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہے موت ذبح کر دی گئی اب ہمیشہ کی زندگی ہے ہلاک و فنا نہیں اسوقت اہل جنت کے فرح و سرور کی نہایت نہوگی۔ اسی طرح دوزخیوں کے رنج کی۔

ایمان کا بیان

وہ تمام امور جو حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں اُن سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا ایمان ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت۔ تمام انبیا کی نبوت۔ حضور اقدس نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین

ہر وادی
جنگل
فرح و سرور
خوشی
وحدانیت
یکتا تی
ایک ہونا
سدر

ہونا یعنی یہ اعتقاد کہ حضور سب میں آخر نبی ہیں حضور کے بعد کسی کو نبوت نہیں
مل سکتی اسی طرح حشر نشر جنت و دوزخ وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی
ضروری ہے مگر حالت اکراہ میں جبکہ خوف جان ہو اس وقت اگر تصدیق قلبی میں
کچھ خلل نہ آئے تو وہ شخص مومن ہے۔ اگرچہ اس کو بحالت مجبوری زبان سے
کلمۂ کفر کہنا پڑا ہو مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمہ کفر زبان پر نہ لائے
گناہ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک و کفر
کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک کافر کی ہرگز مغفرت نہ ہوگی انکے سوا
اللہ تعالےٰ جس گناہ کو چاہیگا اپنے مقربوں کی شفاعت سے یا محض اپنے
کرم سے بخشے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو خدا۔ یا مستحق عبادت
سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریات دین یعنی وہ امور جنکا دین مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے ہونا بہ یقین معلوم ہے اُن میں سے کسی کا انکار کرے۔
بعضے افعال بھی تکذیب وانکار کی علامات ہیں اُنپر بھی حکم کفر دیا جاتا ہے جیسے
زنار پہننا۔ قشقہ لگانا وغیرہ۔ ہر مشرک کافر ہے۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے
اور مسلمان کتنا بھی گناہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔
انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہیں جنہوں نے حضور کی بے تامل تصدیق کی اور جو مردوں میں سب سے
پہلے مسلمان ہیں آپکا اسم مبارک عبداللہ ابن ابی قحافہ ہے آپکا رنگ گورا
جسم چھریرا رخسار دھنسے ہوئے آنکھیں حلقہ دار پیشانی اُبھری تھی۔
آپ کے والدین اور بیٹے اور پوتے سب صحابی ہیں اور یہ فضیلت
صحابہ میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ عام فیل کے دو برس چار ماہ بعد
مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت ہوئی اپنی عمر شریف میں حضور کی مفارقت کبھی گوارا

نہ کی۔ آپ کے بہت فضائل ہیں احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں آپ کا لقب صدیق و عتیق ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء و مرسلین کے بعد ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے افضل کوئی شخص نہیں ہے جبپر آفتاب طلوع و غروب ہوا ہو یعنی جب سے آفتاب کا طلوع و غروب ہے اور جبتک رہیگا اس تمام زمانہ میں انبیاء و مرسلین کے سوا کسی شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی برابر فضل و شرف نہیں پایا۔

آخر جمادی الاخری ۱۳ھ شب سہ شنبہ مدینہ منورہ میں مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپکا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی آپ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ رہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپکے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں آپ کا نام نامی عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابو حفصہ ہے آپ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپکے اسلام لانے کے دن سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔ آپ دوسرے خلیفہ ہیں سب سے پہلے آپ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ آپکا رنگ سفید سُرخی مائل قامت دراز چشم مبارک سرخ۔ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے آپ کے عہد میں بہت فتوحات ہوئیں۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ نے مدینہ طیبہ میں آخر ذی الحجہ ۲۳ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر ۶۳ سال شہادت پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ کے بعد خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے آپکا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے آپکا رنگ گورا جلد نازک چہرہ حسین سینہ چوڑا داڑھی بڑی تھی۔ آپ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنائے گئے۔ آپ

عتیق
فضائل
تریسٹھ برس
شرف
قامت
چشم
عہد
زمانہ

سخاوت وحیا میں مشہور ہیں اور آپ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ بارک وسلم کی دو شہزادیاں حضرت رقیہ و حضرت ام کلثوم یکے بعد دیگرے آپکے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپکو ذو النورین کہتے ہیں آپ قریب بارہ سال کے خلافت فرماکر مدینہ طیبہ میں بعمر ۸۲ سال ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں شہید ہوئے آپ کے بعد سب سے افضل خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں آپکا اسم مبارک علی اور کنیت ابو الحسن و ابو تراب۔ نو عمروں میں آپ سب سے پہلے اسلام لائے اسلام لانے کے وقت آپکی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم و زیادہ تھی آپکا رنگ گندمی آنکھیں بڑی قد مبارک غیر طویل داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے حضور انور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم کی شہزادی خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکے نکاح میں آئیں۔ آپکے فضائل بکثرت احادیث میں وارد ہیں آپنے ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو چار سال نو مہینے چند روز خلافت فرماکر بعمر ۶۳ سال شہادت پائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عشرہ مبشرہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس اصحاب وہ ہیں جنکے بہشتی ہونیکی دنیا میں خبر دیدی گئی ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں یہ قطعی جنتی ہیں ان میں چار تو یہی خلفا ہیں جنکا ذکر ابھی گزرا باقی حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت عبد الرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت سعید بن زید حضرت ابو عبیدہ بن جراح۔ احادیث میں بعض اور صحابہ کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے چنانچہ خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا

سخاوت وحیا میں مشہور
آپکے فضائل میں بکثرت حدیثیں
ذو النورین
شہید ہوئے
خلیفہ چہارم
کنیت
سب سے پہلے اسلام لائے
حلیہ
خلیفہ بنائے گئے
چار سال نو مہینے

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور
حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وارد ہے
کہ وہ جوانان بہشت کے سردار ہیں اسی طرح اصحاب بدر اور اصحاب بیعت رضوان
کے حق میں جنت کی بشارتیں ہیں

امامت کا بیان

مسلمانوں کے لئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری
کرے۔ حدیں قایم کرے۔ لشکر ترتیب دے صدقات وصول کرے۔
چوروں ڈاکوؤں لٹیروں حملہ آوروں کو مغلوب کرے۔ جمعہ و عیدین قایم
کرے۔ مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے حقوق پر جو گواہیاں قایم ہوں وہ قبول کرے
اُن بیکس یتیموں کے نکاح کرے جنکے ولی نہ رہے ہوں اور انکے سوا وہ کام
انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔ امام کے لئے ضروری ہے
کہ وہ ظاہر ہو چھپا ہوا نہ ہو ورنہ وہ کام انجام نہ دے سکیگا جن کے لئے امام کی
ضرورت ہے یہ بھی لازم ہے کہ امام قریشی ہو۔ قریشی کے سوا اور کی امامت جائز نہیں
امام کے لئے ضرورت ہے کہ وہ مسلمان مرد آزاد۔ عاقل بالغ ہو اور اپنی رائے و تدبیر اور
شوکت و قوت سے مسلمانوں کے امور میں تصرف کر سکتا ہو یعنی صاحب سیاست ہو اور
اپنے علم عدل اور شجاعت و بہادری سے احکام نافذ کرلے اور دار الاسلام کے حدود
کی حفاظت اور ظالم و مظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

حضور نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ متقی و پرہیزگار ہیں انکا ذکر ادب محبت
اور تعظیم و توقیر کے ساتھ لازم ہے اُن میں سے کسی کے ساتھ بد عقیدتی یا کسی کی
شان میں بدگوئی انتہا درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے وہ فرقہ نہایت بدبخت اور
بد دین ہے جو صحابہ پر لعن وطعن کو اپنا مذہب بنائے اور اُن کی عداوت کو ثواب کا

ذریعہ ہی صحابہ کی بڑی شان ہی اُن کی ایذا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو ایذا ہوتی ہی کوئی ولی کوئی غوث کوئی قطب مرتبہ میں کسی صحابی کی برابر نہیں ہو سکتا
تمام صحابہ کرام جنتی ہیں روز محشر فرشتے انکا استقبال کریں گے۔

اولیاء اللہ

اللہ کے وہ مقبول بندے جو اسکی ذات وصفات کے عارف ہوں اسکی طاعت
عبادت کے پابند رہیں گناہوں سے بچیں انھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے
اپنا قرب خاص عطا فرمائے اُن کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔
ان سے عجیب غریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب میں
پہنچ جانا، پانی پر چلنا ہوا میں اُڑنا جمادات وحیوانات کا کلام کرنا۔ بلائیں دفع
کرنا۔ دور دراز کے حالات کا اُن پر منکشف ہونا اولیاء کی کرامتیں درحقیقت اُن
انبیاء کے معجزات ہیں جن کے وہ اُمتی ہوں اولیاء کی محبت دارین کی سعادت
اور رضائے الٰہی کا سبب ہی اُن کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں
پوری کرتا ہے اُنکی دعاؤں سے خلق فائدہ اُٹھاتی ہی اُنکے مزاروں کی زیارت
اُنکے عرسوں کی شرکت سے برکات حاصل ہوتے ہیں اُنکے وسیلہ سے دعا کرنا
کامیابی کا ذریعہ ہی۔ مرنیکے بعد مُردوں کو صدقہ خیرات تلاوت قرآن شریف
ذکر الٰہی۔ دعا سے فائدہ ہوتا ہے اِن سب چیزوں کا ثواب پہنچتا ہی اسی لئے فاتحہ
اور گیارہویں وغیرہ مسلمانوں میں قدیم سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ
امور ثابت ہیں انکا منکر گمراہ ہی۔ اللہ تعالیٰ ایمان کامل پر زندہ رکھے اور اسی پر
اُٹھائے اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرمائے اور اپنے دشمنوں سے بچائے آمین۔
وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ ۱۹ صفر ۱۳۵۱ھ

تمت